ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہان پوری

فخر ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

علامہ احسان الٰہی ظہیر ۳۰ ر مارچ ۱۹۸۷ ء کی صبح کو ریاض میں انتقال فرما گئے ۔ وہ ۲۳ ر مارچ کو لاہور کے ایک جلسے میں تقریر کر رہے تھے کہ بم کے حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے ۔ انہیں لاہور کے میو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا تھا ۔ پھر شاہ فہد بن عبد العزیز کی خصوصی دعوت اور ایماء پر سعودی عرب کے دار الحکومت ریاض میں لے جا کر انہیں ملٹری ہسپتال میں داخل کر دیا گیا تھا ۔

وہ اس حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے ۔ بم کے ٹکڑوں سے ان کا جسم چھلنی ہو گیا تھا اور جسم میں زہر پھیل گیا تھا ۔ مشیت ایزدی پوری ہوئی اور علامہ شہید اللہ کو پیارے ہو گئے ۔

علامہ احسان الٰہی کی شہادت سے ملک ایک روشن خیال عالم دین ' بالغ نظر سیاست دان ' بے مثال خطیب ' بلند پایہ مصنف اور دعوت اصلاح و توحید اور احیائے کتاب و سنت کی تحریک کے قائد سے محروم ہو گیا ۔ علامہ شہید علم و عمل کی بہت سی خوبیوں کے جامع تھے ۔ ان کا شمار ان نوجوان رہنماؤں میں ہوتا تھا جن سے ملک کے شان دار مستقبل کی توقعات وابستہ تھیں ۔ وہ اہل حدیث یوتھ فورس کے نام سے ایک اصلاحی ' انقلابی اور ملت کے سچے خدمت گزاروں کی تنظیم کے بانی مبانی تھے ۔ اندرون ملک تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں سے ان کے قریبی تعلقات تھے ۔ وہ ایک مشہور ملکی رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ بین الاسلامی شخصیت کے مالک تھے ۔ خصوصاً سعودی عرب اور عراق کے حکمران خاندان اور علمائے دین سے ان کے قریبی تعلقات تھے ۔ اور ان تعلقات سے کام لے کر انہوں نے پاکستان میں احیائے کتاب و سنت کی تحریک کو بین الاسلامی تحریک بنادیا تھا ۔ وہ پاکستان اور سعودی عرب کے مابین اسلامی فکر کے سفیر تھے

۔ ان کی وجہ سے دونوں ملکوں میں خیر سگالی اور ایک دوسرے پر اعتماد اور تعاون کے رشتوں کو استحکام حاصل ہوا تھا

علامہ مرحوم کی اس خوبی اور خدمت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ انہوں نے اہل حدیث جماعت میں حرکت و عمل کی روح پھونک دی تھی ' جمود کو توڑا تھا اور ایک تحریک پیدا کر دی تھی ۔ ایک محدود مذہبی جماعت اور مختصر دینی مکتبہ فکر کو ملک کی ایک بڑی سیاسی قوت بنا دیا تھا ۔ اہل حدیث بزرگوں نے تحریک آزادی میں بیش بہا خدمات دی تھیں اور ایثار و قربانی کی سنت سلف کو تازہ کرتے رہے تھے ۔ لیکن گذشتہ ایک صدی میں ان کا اپنا کوئی پلیٹ فارم نہ تھا ۔ ان کی خدمت کے ایک بڑے حصے کو علی گڑھ تحریک نے اپنا لیا تھا ' ان کی بیش قیمت خدمات جمعیت علمائے ہند کے پلیٹ فارم سے انجام پائی تھیں ' مسلم لیگ کا دامن ان کی زریں خدمات کے نقش و نگار سے مزین ہوا تھا ' مجلس احرار کے آوازۂ حق کو ان کی صدائے حریت نے قوت بخشی تھی ۔ ندوہ العلماء کی تعلیمی خدمات میں ان کا حصہ قابل قدر تھا اور دار المصنفین کی تحریک کو ان کے وجود علمی سے توانائی حاصل ہوئی تھی ۔ دیوبند اور علی گڑھ کی تحریکات سے قبل تحریک اصلاح و جہاد اور ۱۸۵۷ء کی دعوت انقلاب اور آزادی میں ان بزرگوں کی خدمات کا پیمانہ دوسروں سے زیادہ بلند و ارجمند رہا تھا لیکن ان کی خدمات ' ایثار ملی اور خدمات قومی کا کوئی ایک پلیٹ فارم اور کسی ایک عنوان سے کوئی خاص دفتر نہ تھا اور بدقسمتی سے چونکہ ابھی تک کوئی ایسی تاریخ بھی مرتب نہ ہو سکی اس لئے ان کی عظیم الشان ملی اور دینی خدمات سے واقفیت عام نہ ہو سکی ۔ وہ علامہ اقبال کے اس شعر کی مثال تھے :

اڑائے کچھ لالے نے کچھ نرگس نے کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

یہ ایثار پیشہ گان وقت ' جان نثاران ملت ' بے نیازان نام و نمود اور اصحاب عزم امور کی ایک جماعت حقہ تھی جو تعمیر قوم و ملت میں مصروف تھی ۔ اس نے آزادی کی

تحریک ، تعلیم ملی و دینی کے فروغ ، تالیف و تدوین علوم و معارف ، دعوت کتاب و سنت ، احیائے دین اور اصلاح و تجدید کے میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دئے تھے لیکن ان کا اپنا کوئی پلیٹ فارم اور علمی و تحقیقی ادارہ اور تنظیم نہ تھی ۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے پہلی بار اہل حدیث کو ایک پلیٹ فارم مہیا کیا ۔ ان کی آواز کو صداہائے مخلوط میں امتیاز بخشا ، ان کی جماعت کو ملک میں کام کرنے والی جماعتوں میں نمایاں مقام دلایا اور اہل حدیث کے اجتماعی خصائص کو اجاگر کیا ۔

علامہ شہید کو خدا نے بے پناہ عملی صلاحیتیں بخشی تھیں ، وہ سراپا عمل شخصیت اور بہترین منتظم بھی تھے ۔ ان کے اندر تحریکوں کو پھیلانے اور انتشار میں اجتماع کی شان پیدا کرنے کی بہترین خوبی موجود تھی ۔ انہوں نے اہل حدیث یوتھ فورس قائم کر کے ایک کارنامہ انجام دیا تھا اور اس کے قیام سے ملی خدمت گزاروں کا ایک قافلہ تیار کر دیا تھا ۔ یوتھ فورس نے اپنے جوش اور جذبہ عمل و خدمت سے بوڑھوں اور بزرگوں میں بھی ایک سرگرمی پیدا کر دی تھی ۔ اہل حدیث کے نظم و اجتماع کے لئے یوتھ فورس ایک فعال تحریک ہے ۔ لیکن یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ کوئی فرقہ وارانہ آرگنائزیشن ہے ۔ وہ اسلام کے خدمت گزاروں کی ایک تنظیم ہے ۔ اس کے کارکن اسلام کی سربلندی اور احیائے کتاب و سنت اور قیام ملت کی ہر دعوت اور تحریک کے معاون و مددگار اور بلا تفریق سب کے خادم ہیں ۔ وہ اسلام کی غیرت کی علامت ہیں ۔ اطاعت امیر اور خدمت اسلام ان کی سرشت ہے ۔ اس کے بانی مبانی علامہ احسان الٰہی ظہیر تھے ۔ اب اگرچہ وہ ہمارے درمیان نہیں لیکن خدمت اسلام و مسلمین کی یہ تحریک جاری رہے گی ۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر ایک بلند پایہ خطیب تھے ۔ اللہ تعالٰی نے انہیں ذاتی وجاہت کے ساتھ ، علم کی دولت اور فکر کی بلندی سے نوازا تھا ۔ ان کا مطالعہ وسیع تھا ، زبان پر انہیں عبور حاصل تھا ، ان کی آواز میں گھن گرج تھی اور ان تمام خصائص نے ان کو میدان خطابت میں منفرد مقام عطا کیا تھا اور ان میں مجمع پر چھا جانے کی صلاحیت پیدا

کردی تھی ۔ انہوں نے اپنے جوہر خطابت اور کمال فن سے دعوت اسلامی کے فروغ ' کتاب و سنت کے احیاء اور ختم نبوت اور جمہوریت کے قیام کی تحریکات میں پیش از پیش حصہ لیا تھا ۔

علامہ شہید اس عہد کے ایک نامور مصنف بھی تھے اور ان کے ذوق تالیف و تصنیف کی یادگار ان کی ایک درجن سے زیادہ کتابیں ہیں ۔ ان کی کتابیں اردو اور عربی میں ہیں اور بعض کتابوں کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے ۔ انہوں نے ملک کے مختلف رسائل و جرائد میں اپنے قلم کے جوہر دکھائے تھے ۔ دینی ' سیاسی ' اصلاحی ' دعوتی موضوعات پر ان کے بے شمار مضمون ان کی یادگار ہیں ۔ انہوں نے ہفت روزہ اہل حدیث لاہور کی ادارت کے فرائض بھی انجام دئے تھے اور پچھلے پندرہ سال سے زیادہ عرصے سے ترجمان الحدیث کے نام سے ایک علمی اور دعوتی ماہنامہ لاہور سے نکال رہے تھے ۔

علامہ شہید مختلف علوم و فنون پر گہری نظر رکھتے تھے ۔ تفسیر ' حدیث ' اصول ' فقہ ' منطق ' فلسفہ وغیرہ کی باقاعدہ تحصیل انہوں نے گوجرانوالہ اور فیصل آباد کے مدارس میں کی تھی ۔ اردو ' عربی ' فارسی ' تاریخ ' فلسفہ ' اسلامیات میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے اعلی امتحانات پاس کئے تھے ۔ وہ مدینہ یونیورسٹی کے بھی فارغ التحصیل تھے

وہ ایک کھلے ذہن و دماغ کے اور روشن خیال عالم دین تھے ۔ اتحاد ملی کے وہ بہت بڑے نقیب تھے اور طبقہ واریت اور فرقہ پرستی سے کوسوں دور تھے ۔ وہ ایک سچے پاکستانی اور نظریہ پاکستان کے مناد تھے ۔

اس سیرت اور فکر کے سراپا عمل لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے اور جب پیدا ہوتے ہیں تو پوری ملت اور قوم کا مشترک اور قابل فخر سرمایہ قرار پاتے ہیں ۔ علامہ احسان الہی ظہیر شہید ملت اسلامیہ کے ایسے ہی قابل فخر فرزند تھے ۔